رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

# الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵)

جلد ۲ | یکم جون ۱۹۱۵ء | بروز شنبہ | مطابق ۱۷ رجب ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۴۷


## مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر کی طبیعت اچھی ہے درس قرآن مجید کئی دن سے نہیں ہوا۔

۳۔ اہلبیت خیریت سے ہیں

۴۔ میاں عبد الحی صاحب دانت کے علاج کے لئے لاہور گئے تھے واپس آ گئے۔

۵۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ میں امیا رڑے کی رخصت ہوئی۔ ہائی سکول کا نتیجہ جو عمدہ نکلا ہے وہ محض اللہ تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت کا اظہار ہے۔

..............................

## اخبار احمدیہ

برادر عبد الحمید صاحب لاہور سے بدر ۱۹۰۹ء کی فائل میں سے خواجہ کمال الدین کی تقریر میں سے کچھ اقتباس بھیجتے ہیں جو یہ ہے۔

× × "صدر انجمن احمدیہ سے مراد کوئی خاص افراد نہیں۔ بلکہ تمام افراد جماعت احمدیہ اسمیں شامل ہیں" × × جب یہ بات ہے تو پھر چند لوگ انجمن کے ٹھیکیدار کیوں بن گئے تھے

× × "پھر میگزین کی اشاعت میں کوشش چاہیئے جس کا وجود ایک الہام کی بنا پر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اسکی امداد کرنیوالا قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا" × × لیکن اب تو اسی میگزین کی مخالفت میں مسلم انڈیا نکالا گیا۔ اب کیوں اسکی امداد سے ہاتھ ہٹایا جاتا ہے۔

دو پھر مدرسہ ہے اس میں ضرورت ہے نہ صرف مالی چندہ کی بلکہ اپنے لخت جگروں اور انکی محبت کی قربانی کی بھیجنے کا اثر جو ہے وہ دیر تک قائم رہتا ہے × × پس ضروری ہے کہ یہاں کی نیک صحبت سے اپنے بچوں کو مستفیض ہونیکا موقعہ دیا جائے × × " کیا خواجہ صاحب یا انکے رفقاء نے اسپر خود عمل کیا۔

برادر غلام احمد صاحب پاکپٹن سے لکھتے ہیں۔ بروز جمعہ رحیم بخش صاحب راجپوت نومسلم حال پیغامی مشنری مبائعین کیساتھ نماز جمعہ ادا کرنے آئے پاکپٹن میں غیر احمدیوں کے ہاں مقیم تھے خاکسار نے خطبہ جمعہ میں سورہ المجادلہ کا آخری رکوع پڑھکر حزب الشیطن اور حزب اللّٰہ کی تشریح کی اور بیان کیا کہ موجودہ اختلاف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مٹانے اور حل کرنے کیلئے ایک متلاشی حق کے واسطے حزب الشیطن اور حزب اللّٰہ کا معیار ہی کافی تھا اور ثابت کیا کہ مبائعین حزب اللّٰہ میں شامل ہیں۔


باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا

بعد ادائیگی نماز جمعہ خاکسار کا مباحثہ مسئلہ خلافت و نبوت حضرت مسیح موعود اور مسئلہ کفر و اسلام پر نماز عصر کے وقت تک ہوتا رہا۔ پیغامی مشنری صاحب کو تسلیم کرنا پڑا کہ الوصیت میں قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہی ہے غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان تو کہتے رہے مگر بالآخر تسلیم کرنا پڑا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ہمارے پاس کہتے تھے کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے مگر یہاں ایک غیر احمدی سے ۴ چندہ یہ یقین دلاکر وصول کیا کہ ہم لاہوری پارٹی والے ان کے پیچھے نماز ادا کر لیتے ہیں۔

۳۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری راولپنڈی سے (جو وہاں میں تبلیغ و مناظرہ کے لئے گئے تھے) لکھتے ہیں کہ

افسوس کہ مولوی محمد یٰسین نے بجائے اسکے کہ اصل واقعہ اور تحریری مباحثہ جو ہمارا بینا ہوا تھا۔ پیغام صلح میں شائع کرکے پبلک کو فائدہ پہنچاتے الٹا خلاف واقعہ لکھا ہے کہ جو مبلغ صاحبزادہ صاحب کا آیا منہ کی کھا کر واپس گیا۔ مولوی صاحب آپنے تو اسوقت اتنا رحجان ظاہر کیا تھا۔ کہ جب رات کو آپ نے ہماری روٹی پکائی تھی۔ اور لینے آئے تھے۔ آپکو خدا تعالیٰ کی قسم آپنے یہ نہیں کہا تھا کہ تم مجھے قادیان کی نہر تک پہنچا چلے ہو پھر آپنے صبح میرے کہنے پر کہ جب آپ مرزا صاحب کے نہ ماننے والے اور کافر کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ تو لکھ کر بھی مجھے دیدو یہ کہا تھا کہ لکھ دینے کی کیا ضرورت ہے تب ہی تو ہم ان غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

مولوی صاحب آپنے اقرار کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ناقصہ نہیں تھی۔ بلکہ عظیم الشان نبی تھی آپنے اقرار کیا کہ مرزا صاحب واقعی نبی تھے۔ مصنوعی نقلی نہ تھے یہ دو مسئلے تو یوں آپنے حل کر دیئے باقی رہا مصلح موعود ہونا۔ اسکے متعلق اس تحریری مباحثہ سے جو میرے اور آپکے درمیان ہوا دونوں سوال مع جواب ضرور بالضرور پیغام صلح میں چھپوا دیں۔ تاکہ اسکے متعلق بھی ناظرین کو پتہ لگجائے کہ بات کیا ہے؟

۴۔ برادر سراج الدین صاحب (الہ آباد) سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے ذریعہ تین آدمی از آنجملہ سید کریم شاہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں جو مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں اسکے علاوہ برادر موصوف بعض پادریوں کو تبلیغ کرنیکا حال لکھتے ہیں۔

ایک دوست کو لکھوایا کہ آپکے خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عذاب الٰہی آنے والا ہے مینے بھی دو دن ہوئے بعینہٖ اسی قسم کی رؤیا دیکھی

سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے بعض بیعت کرنے والوں کا نام لکھتے ہیں اور یہ کہ بہت لوگ ایسی حالت میں پہنچے ہوئے ہیں کہ اس سلسلہ کے حق ہونے میں انکو کچھ تردد نہیں لیکن مخالفت کی شدت دیکھکر بوجہ کمزوری و بنجیال مشکلات دنیوی ایمان لانے سے رکے ہوئے ہیں۔

ماسٹر عبدالرحیم صاحب ٹیچر مدرسہ احمدیہ حضرت خلیفۃ ثانی کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ حضور کی اپیل کے بعد کی پہلی صبح تھی۔ مینے کشفی حالت میں دیکھا کہ حضور تشریف لائے ہیں مینے عرض کیا حضور میری تنخواہ چالیس روپیہ ہے نصف حضور لے لیں اسپر حضور نے تبسم سے فرمایا میں تمہاری جان چاہتا ہوں مینے عرض کیا حضور حاضر ہے میں رویا مذکورہ کے مطابق اپنی ناچیز زندگی حضور کے قدموں میں پیش کرتا ہوں میرے پیارے میں جانتا ہوں کہ میں نکما ہوں مگر کیا گھاس کے تنکے مسجد کے جھاڑو نہیں بنجاتے اور کیا ادنیٰ مٹی پیالہ لوگوں کے پانی پینے کے پیالوں میں کام نہیں آجاتی (وفقہ اللہ)

مولوی محمد صدرالدین صاحب لکھتے ہیں حضور کی دعا سے بیماری سے صحتیاب ہوگیا ہوں اور آجکل ہمارا پانی بند کیا ہوا ہے کہ احمدیت سے توبہ کریں۔ اللہ حافظ و ناصر ہے

کوئی صاحب شاہ محمد نو مسلم ہیں وہ ملک شیر محمد خان اور حافظ محمد الدین صاحب کی تبلیغ سے احمدیت قبول کرتے ہیں

برادر امام الدین صاحب نزد گرلاہور اپنے اور اپنے دو لڑکوں کے اور برادر حسن محمد خان اپنے لڑکے نصراللہ خان کے لئے دعا کے طلبگار ہیں۔

# مختلف خبریں

## ٹرکی

لنڈن ۲۷ مئی۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانی جنگی جہاز ٹرامیف جو گیلی پولی میں آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی فوج کے ساتھ ملکر ترکوں کے خلاف جنگی کاروائی کر رہا تھا اسپر ایک آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینک کر غرق کردیا۔ اکثر افسر اور آدمی بچا لئے گئے جن میں کپتان اور کمانڈر بھی شامل تھا برطانی تباہ کن جہاز اور پٹرول کرنے والے چھوٹے جہاز شام تک اسکا تعاقب کرتے رہے۔ اسکا وزن ۱۱۸۰۰ ٹن تھا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ غنیم کی آبدوز کشتی نے جنگی جہاز مجسٹک کو جو گیلی پولی کی جنگی کارروائی میں مدد دے رہا تھا۔ تارپیڈو پھینک کر غرق کردیا قریباً تمام افسر اور عملہ کے آدمی بچا لئے گئے

## قفقاز میں جنگ

لنڈن ۲۸ مئی۔ پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ قفقاز میں ہمنے ترکوں کو وستان اور ماں کے علاقوں میں شکست دی اور ارومیہ پر قبضہ کرلیا۔ نیز ہمنے یلز غزو کے جنوب میں کردوں کو شکست دی (یہ سب مقام کردستان میں واقع ہیں)

## بحیرہ مارمورا میں برطانی آبدوز کشتی

لنڈن ۲۸ مئی۔ مختلف اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ آبدوز کشتی ای ۱۱ نے بمانحتی لفٹننٹ مارٹن نیز متحد بحیرہ مارمورا میں گولی بارود سے لدے ہوئے جہاز کو غرق کردیا۔ اور ایک لمبے پھندرے رسد وغیرہ بہم پہنچانے والے جہاز کا تعاقب کیا۔ اندر تارپیڈو پھینکا۔ اور ایک ذخائر کے جہاز کا تعاقب کرکے اسے خشکی پر چڑھا دیا۔ اسکے بعد قسطنطنیہ کی بندرگاہ میں داخل ہوئی اور سلاح خانہ کے پاس ایک بار بردار کے جہاز پر تارپیڈو پھینکا۔ تارپیڈو کے پھٹنے کی آواز سنائی دی۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ روما کا تار مظہر ہے کہ شاہ اٹلی میدان جنگ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ اور بحری اور بری افواج کی اعلیٰ کمان اپنے ہاتھ میں لینگے ہز مجسٹی کی عدم موجودگی میں ڈیوک آف جنوا لفٹننٹ جنرل مقرر کئے گئے ہیں اور انہیں شاہی اختیارات عطا کئے گئے ہیں گورنمنٹ نے سواحل آسٹریا و البانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کردیا ہے۔

پٹروگراڈ ۲۶ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گلیشیہ میں ۲۴ مئی کو دریائے سان کے دونوں کناروں پر اور جاروسلاف اور پرزمیسل پر خونریز جنگ شروع ہوگئی ہے مقامات۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم جون ۱۹۱۵ عیسوی

# ہر ایک احمدی کا اہم فرض تبلیغ ہے

## ایک انگریز نو مسلم احمدی کا جوش

## بارہ ماہ میں کم از کم ایک احمدی تو کرو

خدا کے برگزیدہ مسیح کی پاک جماعت! تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا آقا تمہارا امام تمہارا پیشوا معمولی ولی نہیں تھا۔ عام مجدد نہیں تھا صلحائے امت احمد میں فرد واحد تھا۔ کہ جسکا تیرہ سو سال سے متواتر انتظار ہوتا چلا آیا تھا جن کی نسبت نہ صرف قرآن و حدیث میں پیشگوئیاں تھیں بلکہ کتب ہائے سابقہ میں بھی:۔

"مشرق سے برپا ہونے والے نبی"

کا ذکر تھا۔

اُس مقدس مطہر وجود کو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آجتک تنہا اور ہاں تنہا نبی کا نام پانے کے لیے مخصوص کیا گیا کوئی نادان معرضہ حضرت جی کہکر × × × × × × × × × × × × اور خدا کے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خود پڑہائے ہوئے امتی نبی کی ہتک کرے تو تم خاموش رہو کیونکہ اُسے بھیجنے والا خدا خود اوسکی عزت کا محافظ ہے مگر

دوستو! تم یہ ہتک تو صبر کر سکتے ہو۔ اور خاموش رہ سکتے ہو لیکن جہاں اس پاک نام کے دنیا کے کناروں تک پہونچانے کا سوال آ گیا ہے۔ جہاں اسلام کی اشاعت کے اصل مفہوم کا معاملہ درپیش ہو وہاں تمہاری خاموشی۔ تمہارا سکوت تمہارا تساہل۔ نہ صرف تمہارے لیئے موجب ذلت و بدنامی ہے۔ بلکہ اوس اصل غرض کے لیئے بھی مضر ہے جس کی آج دنیا ہمیشہ سے زیادہ محتاج ہے۔ ہمارا مدعا اس تمہید سے یہ ہے کہ اگر کوئی غلطی خوردہ کبھی فرضی اشاعت اسلام کیخاطر احمد جری کے نام کو ہتک سے یاد کرتا اور اسکی اشاعت کو سم قاتل ٹہیراتا ہے تو تم اس یقین کے ساتھ کہ جسطرح خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین دلانے کے لیئے محمد رسول اللہ کا وجود پیش کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح آج خدا تعالیٰ کی ہستی و محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیئے اوس پاکباز انسان کا نام لینا ضروری سمجھو جو زمین پر خدا تعالیٰ کی ایک زندہ آیت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روشن برہان ہو کر چمکا۔ یعنی یہ کہ آج احمدیت کی تبلیغ ہی دنیا کو اُس دکھ سے اور اوس تکلیف سے نکال سکتی ہے جس میں آج مبتلا ہے۔ انبیائے آدم کی روحانی بیماریوں کا نسخہ آج سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ ایام آخر کے رسول کو زندہ نشانات کے ساتھ بیمار مخلوق کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اور ظلمت کدہ دنیا کے گمراہوں کی خضر طریقت کیطرح چشمہ حیوان کیطرف رہنمائی کیجائے لیکن بخلاف خضر سکندر کو ابدی زندگی کے پانی سے متمتع کرنے کی سعی بلیغ کیجائے۔ نفسانیت کو ترک کر کے ابلاغ حق کیا جائے۔ اور مال دولت۔ وقت و آرام کی قربانی کر کے اوس سچائی کو نا واقف دنیا کے سامنے رکھا جائے۔ جو قادیان میں آسمان سے نازل ہوئی۔ اور منارۃ البیضا کی بلندیوں سے اوتر کر دار مسیح میں سکونت اختیار کرنے والوں کے سینوں میں مسکن گزین ہے اور اب ہر ایک احمدی سمجھ لے۔ کہ تبلیغ سلسلہ حقہ اوسکا فرض ہی نہیں بلکہ اہم فرض ہے اور یاد رکھے کہ مسلمانوں کو نجات اب دامن احمد سے وابستہ ہونے پر ہے۔ دیکھو تم نے اگر لندن میں ایک سو برائے نام مسلمان کر لیئے اور احمد کا نام و کام اون سے مخفی رکھا تو تم نے مردہ لوگوں میں چند اور مردہ لوگوں کا اضافہ کر دیا۔ ایسے مسلمانوں سے دنیا بھری پڑی ہے لیکن اگر تم نے ایک مسلمان کیا اور اُسے احمدی بنایا تو تم نے ایک زندہ روح پیدا کی۔ جو دین متین کے لیئے بطور مبلغ کام کرے گی۔ اور اون سو مردہ سے بہتر ہو گی۔ نہیں دوستو! اٹھو تبلیغ میں لگ جاؤ۔ سونے کا وقت نہیں۔ تساہل کا زمانہ نہیں۔ فرشتوں اور شیطان کی آخری جنگ ہے تم خدا کے پہلوان ہو خدا کا کام کرو۔ اور ہمت سے کرو +

تم غریب ہو خدا تمہیں امیر کر دے گا۔ تم کمزور ہو خدا تمہیں طاقت دیگا تم اسکے کام میں لگ جاؤ اور اس بات پر ایمان رکھو کہ خدا نے اسلام احمدیت کے ذریعہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا +

دیکھو! خدا نے تمہیں اسوقت جس شخص کے زیر حکم رکھا ہے اسکو تمہاری رہنمائی کے لیئے مقرر کیا ہے اوسکے دل میں دین کے لیئے جوش ہے اور اوسکی خواہش ہے کہ کم از کم ایک سو مبلغ ہر وقت اوسکے گردو پیش ہے۔ دنیا کے ہر کونے میں تبلیغ کا کام جاری ہو۔ عظیم تاروں کے ذریعہ ہدایات طلب کریں ہر وقت ایک ایک جماعت دین حق کی تبلیغ کے لیئے سفر میں ہو۔ اور باقی ہر شخص ہر جگہ دین کا خادم و معاون ہے اور اپنی رپورٹ بھیجے۔

اے خدا کے لیئے خلافت ثانی کی اطاعت اختیار کرنے والو! اٹھو اور تبلیغ میں مصروف ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے تمہارے خلیفہ کا جوش اور کلام موجود ہے اور اسکے علاوہ اگر کوئی اور محرک چاہتے ہو تو ہم ذیل میں ایک انگریز بھائی کا پر اخلاص اور پر جوش خط نقل کرتے ہیں +

## مسٹر جی ہیچ کے خط کا اردو ترجمہ

بحضور حضرت خلیفہ ثانی قادیان ضلع گورداسپور۔ اللہ تعالیٰ اس خط کی تحریر میں میری مدد فرمائے۔ خدا ہی تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

میرے پیارے آقا۔ آپ مہربانی فرما کر ہمارے نبی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے چند رسائل مجھے ارسال فرمائیں بعض شیعہ صحابہ نے مجھ سے یہ رسالے طلب کیئے ہیں اور ان کے علاوہ حضور کوئی ایسے رسائل یا کتب بھی ارسال فرماویں جو سلسلہ کی اشاعت میں مفید ہو سکیں ہمارا سلسلہ احمدیہ ہی **خدا کا سچا مذہب ہے** اور میرے نزدیک ہم سب احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے مذہب کی اشاعت میں مقدور بھر کوشش کریں اور وقتاً فوقتاً ہر احمدی کے کام کی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے ہم تمام احمدیوں کو واجب ہے کہ غیر لوگوں کو سلسلہ حقہ میں (جو اللہ کا سچا مذہب ہے) داخل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور

ہر شخص بارہ ماہ میں کم از کم ایک نیا احمدی پیدا کرے

اسمیں شک نہیں کہ یہ کام بہت تھوڑا ہے۔ مگر خیر اس سے یہی ثابت ہو جائے گا کہ اونہیں خدا کے سچے کام سے محبت ہے +

مختصر خط کے لیئے معافی کا خواستگار ہوں۔ اوسوقت تک حضور کا غلام جب تک کہ موت جدائی کرے۔ حضور کا صادق محمد عبد اللہ جی ہیچ - احمدی خلیفہ ثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد کا ادنےٰ خادم اور مبلغ احمدیت۔

اُس مبارک ہے وہ جو اسوقت کو غنیمت سمجھتے اور مال سے جان سے۔ روپے سے۔ ہمت سے سلسلہ حقہ کی تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ ہم دیکھیں گے کہ مسٹر ہیچ کی آواز کس قدر کانوں پر اثر کرتی ہے۔ اور کس قدر پاک دل اس اثر کو قبول کر کے کام کرتے۔ اور کام کی رپورٹ دربار خلافت میں ارسال کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اشاعت حق کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین +

# احیائے موتیٰ

## حضرت مسیح کے مُردے زندہ کرنیکی حقیقت

### نمبر ۲

الفضل کے ایک گذشتہ مضمون میں مینے از روئے انجیل بتایا ہے کہ جسطرح تمام انبیاء دنیا میں آکر رُوحانی مردوں کو زندہ کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مُردے زندہ کئے ہیں۔ اور اس طرح کے مردوں کو زندہ نہیں کیا۔ جس طرح کے غلطی خوردہ لوگ سمجھے بیٹھے ہیں دراصل مردہ سے زندہ ہونا اسی کا نام ہے کہ زندہ ہوکر پھر موت نہ آئے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ انبیاء کے زندہ کرنے کو رُوحانی زندگی قرار دیا جائے۔ اور اگر جسمانی زندگی کہیں۔ تو یہ اس صورت میں کوئی قابل قدر بات نہیں ہو سکتی۔ جب کہ پہلی طرح فرشتہ اجل سر پر منڈلاتا ہی رہتا ہے۔ اور ایک نہ ایک دن اسی گھاٹ اتارتا ہے۔ جہاں سے چھٹکارا حاصل کیا گیا تھا۔ حضرت مسیح نے جس قسم کے مردوں کو زندگی عطا کی ہے۔ اس کے متعلق پہلے مضمون میں بتایا جا چکا ہے۔ اب یہ بتایا جائے گا کہ حضرت مسیح مردوں کو زندہ کرکے جو زندگی دیتے تھے۔ وہ کیسی زندگی تھی۔ آیا وہی زندگی تھی۔ جو لوگ یقین کرتے ہیں کہ جسمانی مُردے جی اُٹھتے تھے یا رُوحانی زندگی تھی ہم اس بات کے تصفیہ کے لئے انجیل کو دیکھتے ہیں، تو اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ روحانی زندگی تھی۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل باب ۶ آیت ۶۳ و ۶۴ میں لکھا ہے

"زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں جو باتیں مینے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں۔ اور زندگی بھی ہیں۔ مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔"

یہاں حضرت مسیح نے زندہ کرنیوالی چیز روح کو قرار دیا ہے۔ اور جسمانی زندگی کو بے حقیقت اور بے فائدہ فرمایا ہے۔ پھر اپنی کلام کو زندگی قرار دے کر یہ بھی بتایا ہے کہ جو اس کو قبول کرتا ہے وہ زندگی پاتا ہے۔ اور جو قبول نہیں کرتا وہ مُردہ رہتا ہے۔ پس جب حضرت مسیح خود فرماتے ہیں کہ زندہ کرنے والی روح ہے۔ تو پھر کسی کا کیا حق ہے کہ جسموں کا زندہ کرنا بھی انکی طرف منسوب کرے۔ حضرت مسیح نے لوگوں کے لئے زندہ ہونے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ اور وہ متی باب ۱۹ - آیت ۱۶ میں لکھا ہے:-

"ایک شخص نے پاس آکر اس سے (مسیح سے) کہا۔ اے اُستاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اس نے اس سے کہا تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے نیک تو ایک ہی ہے۔ لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ **تو حکموں پر عمل کر۔**"

یعنی زندگی پانے کا طریق شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اور ایسا وہی لوگ کرسکتے ہیں۔ جو جسمانی طور پر پہلے زندہ ہوتے ہیں نہ کہ مُردے پہلے شریعت پر عمل کرتے ہیں اور بعد میں زندگی پانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ پھر دیکھئے حضرت مسیح کیسا صاف طور پر فرماتے ہیں:-

"تم کتاب مقدس میں ڈھونڈھتے ہو۔ کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے۔ اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ **پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔**"

گویا یہ ایسی زندگی ہے جو حضرت مسیح کے پاس آکر حاصل ہوتی ہے نہ کہ قبروں کے مردوں کو ملتی ہے کیونکہ وہ تو حضرت مسیح کے پاس آ ہی نہیں سکتے۔ اسلئے انکو یہ کہنا کہ "پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے" خلاف عقل بات ہے۔ دنیا میں تو کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جو جسمانی زندگی حاصل نہ کرنا چاہتا ہو۔ ہاں اس کے برعکس بہت سے نادان ہر زمانہ میں ہوئے ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔ جو روحانی زندگی کے قریب بھی آنا نہیں چاہتے اس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح کے پاس زندگی پانے کے لئے نہیں آنا چاہتے۔ وہ رُوحانی مُردے ہیں جن کے اختیار میں ہے کہ اپنے آپ کو زندہ کرنے کے لئے حضرت مسیح کے پاس آئیں یا مُردہ ہی رہنے کے لئے نہ آئیں۔ اور اس بات کی تائید مزید اس زندگی کی نوعیت کو دیکھ کر بھی ہوتی ہے۔ جس کی تعریف حضرت مسیح نے خود ہی بیان فرمادی ہے۔ اور وہ یہ کہ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ جانیں" یوحنا باب ۱۷ - آیت ۳

قارئین کرام یہ ہے وہ زندگی جو حضرت مسیح لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ اور جس کا ثبوت انجیل سے بڑی وضاحت سے ملتا ہے۔ اب بھی اگر کوئی یہ خیال رکھتا ہے کہ ان آیتوں سے بھی جسمانی زندگی مراد ہے تو اسے حضرت مسیح کے اس قول کو پڑھ لینا چاہیئے "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ابتک کبھی نہ مریگا" یہی وہ زندگی ہے جس کے بعد موت نہیں ہوتی۔ اور جو ابد تک ہوتی ہے۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ اور ہر ایک سچے مسلمان کا ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح نے جن رُوحانی مردوں کو زندہ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ اور ان پر کبھی موت وارد نہ ہوگی۔ لیکن برخلاف اس کے جسمانی مردوں کو زندہ ماننے والے ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جن مردوں کو حضرت مسیح نے زندہ کیا تھا وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ اور ہمیشہ زندہ رہینگے۔

ان آیات کی موجودگی میں اگر کوئی انجیل میں ایسی بات بھی درج ہے جس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح نے جسمانی مردوں کو زندہ کیا۔ تو **اوّل** تو اس کا جواب یہی ہے کہ ایسی باتیں نا قابل قبول ہیں۔ کیونکہ یہ آیتیں جو بالکل بیّن اور روشن ہیں۔ اُنکی ہستی کو نا قابل اعتبار ٹھہراتی ہیں۔ **دوم**۔ وہ قصے اور کہانیاں بجائے خود تاب جرح نہیں رکھتیں اور ان پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل بات کچھ اور ہی ہے۔ **سوم** کسی جسمانی مردہ کو حضرت مسیح نے زندہ کیا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وہ مُردہ زندہ ہوکر ضرور ہی حضرت مسیح کے حواریوں میں شامل ہو جاتا۔ کیونکہ دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے اس پر حجت پوری ہو چکی تھی۔ دنیوی لحاظ سے تو اس طرح کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی احسان اور مروت کیا ہو سکتی ہے کہ مردہ کو زندہ کیا جائے۔ ایک طرف یہ بات اور دوسری طرف جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اگر کوئی کسی کے ساتھ تھوڑی سی بھی مروت اور احسان کرتا ہے۔ اور اُسے تکالیف اور مصائب سے بچانے میں مدد کرتا ہے تو وہ اس کا ہمیشہ کیلئے رہین منت ہو جاتا ہے۔ موت کے بعد زندگی پانے کے

مقابلہ میں دنیوی لحاظ سے اور کوئی بڑا احسان نہیں ہو سکتا لیکن حضرت مسیح مُردہ کو زندہ کرتے ہیں مگر وہ منت کش تو الگ رہا۔ آپ کی حق و حکمت بھری باتوں کے سننے اور ماننے کا بھی روادار نہیں ہوتا۔ یہ کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ پھر دینی لحاظ سے اس طرح ماننا ضروری تھا کہ اس شخص کو حضرت مسیح کے انکار کی حالت میں مرنے سے اس سے خداتعالےٰ نے ضرور اس بات کا مواخذہ کیا ہوگا کہ کیوں تم نے ہمارے یسوع مسیح کو نہ مانا اور اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم نہ کیا۔ اس کی جواب دہی بھی اسے ضرور کرنی پڑی ہوگی۔ اس لئے وہ اچھی طرح سمجھ گیا ہوگا کہ واقعہ میں حضرت مسیح خدا کے سچے برگزیدہ انسان تھے۔ اور جو کچھ وہ کہتے تھے وہ درست صحیح اور قابل تسلیم تھا جنہ ان کا انکار کرنے میں غلطی کی ہے۔ مجھے چاہیئے تھا کہ ضرور ان کو مان لیتا اور انکے احکام کو بجالاتا۔ اس شخص پر اس حالت کے گذرنے کے بعد بھی کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ اس کے دل میں حضرت مسیح کی صداقت میں کسی قسم کا شک و شبہ رہ گیا ہوگا۔ ہرگز نہیں وہ تو اس بات کا بڑا ہی متمنی ہوگا کہ اگر مجھے پھر دُنیا میں بھیجا جائے تو میں جاکر ضرور ہی ان کو مان لوں۔ لیکن اس کا زندہ ہو کر پھر بھی حضرت مسیح کو نہ ماننا اس بات کا کھُلا ثبوت ہے کہ وہ ایسی موت مرا ہی نہ تھا۔ جس میں رُوح پرواز کر جاتی ہے۔ اور انسان کو میدان آخرت نظر آجاتا ہے بلکہ اسپر غشی اور بے ہوشی کی حالت طاری ہوگئی ہوگی ورنہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ واقعہ میں مرتا اور پھر زندہ کیا جاتا۔ اور پھر بھی حضرت مسیح کو نہ مانتا۔ چہارم۔ اگر حضرت مسیح کے مُردہ زندہ کرنے کو صحیح مان لیا جائے تو پھر بھی ماننا پڑے گا کہ مسیح کے حواریوں نے بھی اسی طرح کے مردے زندہ کئے ہیں۔ اور اس طرح حضرت مسیح کی کوئی بھی خصوصیت نہ رہ جائے گی۔ ان بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے رخصت کرتے وقت حضرت مسیح نے جو احکام دئے۔ انمیں فرمایا "بیماروں کو اچھا کرنا مردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا بدروحوں کو نکالنا۔ تم نے مفت پایا مفت دینا" گویا حواری بھی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ جبھی تو حضرت مسیح نے انہیں مُردوں کو جلانے کا حکم دیا ہے۔

یہ ہیں وہ دلائل جن کی رو سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح روحانی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اور یہی حق اور راستی کی بات ہے۔ اس لئے ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ حضرت مسیح کی نسبت وہ بات منسوب کرے جو انہوں نے نہیں کی۔ اور نہ کر سکتے تھے وہ جس مقصد اور مدعا کو لیکر آئے تھے۔ اسی کو ان کا کام قرار دیا جائے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان تو حضرت مسیح کی نسبت وہ وہ باتیں کہتے ہیں جو عیسائی بھی نہیں کہتے۔ حالانکہ مسیح کی شان میں غلو کرنے میں عیسائی بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ زمین سے زندہ اُٹھا کر آسمان پر جا بٹھانا اور طیور کا خالق قرار دینا مُسلمانوں ہی کی جدت کا نتیجہ ہے۔ کاش وہ یہ جانتے کہ کسی کیطرف وہ بات منسوب کرنا جس کا وہ اہل نہ ہو اس کی عزت کرنا نہیں بلکہ ہتک کرنا ہے۔ مثلاً اگر ایک غریب اور مفلس کو یہ کہا جائے کہ تم شہنشاہ ہو بادشاہ ہو تو وہ یہی سمجھیگا۔ اور یہی اُسے سمجھنا چاہیئے کہ مجھ سے تمسخر کیا جا رہا ہے۔ اور ایسا کہنے والے کو میری تذلیل مدنظر ہے پس وہ لوگ جو حضرت مسیح کو ان صفات سے متصف مانتے ہیں جو صرف خداتعالیٰ کے لئے ہیں وہ بجائے عزت کرنے کے انکی ہتک کر رہے ہیں جس کے متعلق وہ خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ خداتعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ دے تا وہ ایک نبی اللہ کی ہتک کرنے سے باز آجائیں ٭

## علمدار باغیان خلافت

(از قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پشاوری)

چرا اے بدزبان گشتی چنیں منکر خلافت را
چرا ترک ہدایت کردہ میخواہی ضلالت را

چرا گشتی علمدار امیر باغیان آخر
چرا گشتی غلام آں کہ بانی شد بغاوت را

گروہ باغیاں مثل گروہ کوفیاں باشد
کہ نوشاند بہ اولاد نبی جام شہادت را

ایا محمود احمد را حسین کربلا دیدی
کہ چوں شمر از میاں آرے بروں تیغ زبانت را

نہ ایفا کوفیاں کردند پیمانِ وفائے خود
نہ ایں باغی گروہ پروا کنند پیمان بیعت را

چرا اندموم پنداری تو محمود غلام احمدؐ
چرا خوانی تو ابن نوح فرزند امامت را

حسین و حضرت محمود مظلوم اند اے ظالم
چرا با ایں چنیں پاکاں رواداری خصومت را

## تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
## کا
## نتیجہ امتحان یونیورسٹی

اللہ تعالیٰ الرحمٰن الرحیم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے علیگ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام اور ان کے سٹاف کی محنت کو قبول فرمایا۔ اور اس سال انٹرنس کے امتحان کا نتیجہ نہایت عمدہ و قابل تعریف نکلا۔ یعنی **۳۵** طلباء میں سے **۱۸** پاس ہوئے اور **۴** ابھی زیر تجویز ہیں (اللہ تعالیٰ ان سب کو کامیاب فرمائے) اس سے پچھلے سال مولوی صدرالدین بی۔اے بی ٹی کے زمانہ میں ۲۶ طلباء میں سے ۴ پاس اور ۳ زیر تجویز رہ کر پاس ہوئے۔ ہم نہایت مسرت اور ابتہاج کے ساتھ تعلیم الاسلام کے قابل قدر سٹاف کو مبارکباد دیتے ہیں جو لوگ کہتے تھے کہ ہیڈ ماسٹری کے لئے ایک فرد ہی مخصوص ہے اور اس کے بعد مدرسہ کی حالت بہت گر جائیگی۔ وہ دیکھیں کہ تمام گذشتہ سالوں سے یہ نتیجہ ہر ایک پہلو سے قابل تعریف، ذیل میں ہم کامیاب طلباء کے نام مع نمبر دیتے ہیں:۔

| نام | نمبر | نام | نمبر |
|---|---|---|---|
| ۱۔ بدرالدین فیروزپوری | ۴۳۸ | ۱۱۔ غلام محمد لائل پوری | ۲۹۲ |
| ۲۔ غلام فرید کنجاہی | ۳۷۷ | ۱۲۔ لال دین | ۲۸۷ |
| ۳۔ عبدالمجید خاں ویروال | ۳۵۴ | ۱۳۔ عبدالسلام ابن ثاقب | ۲۷۸ |
| ۴۔ عبدالقادر صدیقی حیدرآباد دکن | ۳۴۷ | ۱۴۔ غلام قادر | ۲۷۵ |
| ۵۔ محمد ابراہیم جہلمی | ۳۴۴ | ۱۵۔ غلام محمد پسروری | ۲۵۸ |
| ۶۔ محمد اسحٰق امرتسری | ۳۳۶ | ۱۶۔ بشیر احمد اوجی | ۲۴۳ |
| ۷۔ غلام علی | ۳۳۴ | ۱۷۔ محمد عبداللہ خان ابن نواب محمد علیخان | ۲۳۹ |
| ۸۔ منظور حسن ابن فیض الرحمان امرتسری | ۳۲۹ | ۱۸۔ رحمت اللہ ہزاروی | ۲۲۶ |
| ۹۔ سراج الحق | ۳۱۶ | جو طالب علم ابھی زیر تجویز ہیں اُن کے | |
| ۱۰۔ فیض الحق | ۳۰۹ | اسماء یہ ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان | |

کے لئے دعا فرماویں۔ عبدالرحمن خان، عبدالغفور، اکمل دین، ابراہیم، عبدالحئی خان ٭

# اُٹھو

اُٹھو خدا کے لیئے۔ ہاں محض خدا کی رضا کے لیئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لیئے۔ نور کو پھیلانے۔ تاریکی کو دور کرنے کے لیئے اُٹھو۔ دنیا بھر ظلمات میں غوطے کھا رہی ہے۔ تاریکی میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ ضلالت و گمراہی میں ڈوب رہی ہے۔ اُٹھو۔ نور کی نورانی چمک دکھاؤ۔ دنیا کو راہ راست پر لاؤ۔ تباہ و برباد ہونے سے اسکو بچاؤ۔

یہاں ہم پیدا ہی محض اسیلئے ہوئے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اللہ جلشانہٗ کی وحدانیت کو پھیلائیں۔ احمد صلعم کے نام کو دنیا میں روشن کریں۔ اور بتائیں کہ قرآن پاک ہی ایک ایسا نور ہے۔ جو گمرہونکو رستہ دکھاتا ہے۔ اندھوں کو نور بخشتا ہے۔ رب العرش کو ملانے کا ایک واحد ذریعہ ہے۔ اس تک پہنچانے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور احمد صلعم اس راہ کا رہبر کامل ہے۔

ہم راستی و سچائی کے قائم کرنے کے لیئے۔ ظلم اور بے انصافی کو دور کرنے کے لیئے۔ شرک و بدعت کے مٹانے کے لیئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ سچائی ہمارا کلام ہے۔ صدق ہماری زبان ہے۔ وحدانیت ہمارا ایمان ہے۔ اور محمد ہمارا ہیڈ ہے۔ اللہ ہمارا رحمان ہے۔ اور خدا اور اسکے رسول کے مقدس ناموں کو دنیا کے لوگوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔

آؤ دلوں میں درد لے کر اُٹھیں۔ جوش سے ہمت و استقلال سے دنیا میں پھیل جائیں۔ کوئی ملک کوئی علاقہ۔ کوئی شہر و قصبہ ہماری موجودگی سے خالی نہ رہے۔ دنیا کے میدانوں میں ہم ہوں۔ صحراؤں میں ہم ہوں۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر سطح سمندر پر دریاؤں کی لہروں پر ہم ہوں۔ دنیا کے کونوں میں۔ دنیا کی آبادیوں اور شہروں میں ہم ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں ہم ہوں۔ خدا سے مدد چاہنے والے۔ اُسی کے لیئے جینے والے۔ اُسی کے لیئے مرنے والے۔ اسی کے لیئے چلنے پھرنے۔ اُٹھنے بیٹھنے والے ہم ہوں۔ راستی و سچائی کے قائم کرنے والے ہم ہوں۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے منہ موڑنے والے ہم ہوں۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے دل برداشتہ ہم ہوں۔ دنیا میں رہ کر خدا سے تعلق جوڑنیوالے ہم ہوں۔ وحدانیت کا راگ گانے والے ہم ہوں۔ قرآن کریم پر چلنے والے ہم ہوں۔ احمد صلعم کے نام لیوا ہم ہوں۔ نیک ہم ہوں۔ دنیا کی رہنمائی کرنے والے ہم ہوں۔ اسلام کے لیئے مر مٹنے والے ہم ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے والے ہم ہوں۔ موحد ہم ہوں۔ محمدی ہم ہوں۔ احمدی ہم ہوں۔ اپنے آپ کو۔ اپنی اولاد کو۔ اپنی بیوی اور عزیزوں کو۔ اپنی جان اور اموال کو خدا کے لیئے قربان کرنیوالے ہم ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے۔ اور سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنے والے ہم ہوں۔ اور خدا کرے ایسے ہی ہوں آمین۔

احمد کے ہاتھ پر بکنے والو۔ اگر ہم ان ارادوں کو لے کر۔ اگر ہم اس جوش کو سینوں میں دبا کر۔ اگر ہم خدا کی رضا کو ڈھونڈھنے کی خاطر اُٹھیں گے۔ تو کوئی اونچی سی اونچی پہاڑی۔ کوئی زبردست سے زبردست سمندر کی لہر۔ کوئی سخت سے سخت طوفان کا جھونکا۔ ہمارے راستے میں روک اوٹ نہیں ڈال سکیگا۔ تیز سے تیز خنجر کی دھار باریک سے باریک نوکدار نیزہ۔ مہیب سے مہیب توپ کا گولہ ہم کو پیچھے نہ ہٹا سکے گا۔ فتح و نصرت ہماری علم بردار ہوگی۔ عزت شوکت۔ شجاعت و دلیری۔ سچی شہرت۔ اور ناموری ہماری ہمرکاب ہوگی۔ آرام و چین کی جگہ۔ بہشت و جنت کا مقام ہمارے رہنے کی جا ہوگی۔ مال و دولت۔ حکومت و سلطنت۔ آسایش و آسودگی ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہوگی۔

اُٹھو ہمت کرو۔ دیکھو خدا تعالےٰ کی نعمتیں ہمارے لیئے تیار ہیں ہمارے پاس آنے کے لیئے ہمہ تن مستعد ہیں۔ ایک متفقہ کوشش درکار ہے۔ پہلے ایک حملے میں اندرونی شیطان کو۔ اندرونی غلاظت اور تاریکی کو۔ اندرونی کثافت و کجی کو دور کردو۔ اور اپنی عمارت کی بوسیدہ اور خراب شدہ اینٹوں کو دور کر کے۔ ان کی جگہ نئی۔ نو۔ مضبوط اینٹیں ڈالکر۔ اس عالیشان قلعہ کو مضبوط پتھر سے بھی سخت پتھر بنا دو بعد میں بیرونی دشمن کے مورچوں پر دھاوا بولدو۔ دعاؤں سے خدا کی توفیق سے۔ اپنی قلم سے۔ اپنی تقریر سے۔ دشمنوں کے کمیپ پر اس قدر گولہ باری کرو کہ تمام تاریکی دور ہو جائے۔ اور نور ہی نور اس کی جگہ پھیل جائے۔

ہمارے ہر ایک بچے کے دلمیں۔ ہمارے ہر ایک نوجوان کے سینے میں۔ ہمارے ہر ایک عمر رسیدہ بزرگ کی رگوں میں اشاعت اسلام کی لہر سمندر کی لہروں سے زیادہ تموج پیدا کرنے والی ہو۔ دنیا کے تختہ کو پلٹنے کا خیال۔ اور ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا کرنے کا شوق۔ اور باطل پرست دنیا پر غالب آنے کا ارادہ ہر ایک احمدی کے دلمیں پیدا ہوتا ہو۔ اور وہ جو کہ تقریر کر سکتا ہے اپنی جادو بیانی سے لوگوں کو دین حقہ سے واقف کرے۔ وہ جسکے قلم میں زور ہے وہ اپنی سحر نگاری سے اسلام کے منور اور درخشندہ چہرے کا فوٹو اُتار کر دنیا والوں کی نظروں کے سامنے لا کھڑا کرے وہ جسکو خدا تعالےٰ نے زور دیا ہے۔ مال دیا ہے۔ طاقت و ثروت دی ہے وہ دین الٰہی کو پھیلانے اور اُسکو عوام الناس تک پہنچانے میں مدد دے۔ وہ جن کی دعاؤں میں اثر ہے۔ اور بارگاہ الٰہی میں اُن کی دعائیں سُنی جاتی ہیں۔ وہ دعا سے تاریکی کی پُرزور گھٹاؤں کو چیر دیں۔ غرضیکہ ہمارا ہر وجود۔ ہمارا ہر عضو بلکہ ہمارا ہر ذرہ اسلام اور اسلام کے خدا کے لیئے قربان ہو جائے۔

تبلیغ کا یہ طریقہ نہیں کہ ناموری اور شہرت کی خاطر حق کو چھپایا جاوے۔ ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لیئے۔ واہ واہ کے بلند نعرے دنیا والوں سے سُننے کی خاطر اُس طرز تبلیغ کو چھوڑ دیا جائے۔ جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے مقرر فرمایا ہو۔ جھوٹی شہرت کچھ چیز نہیں ہے۔ چند دنوں کی ہر دلعزیزی کچھ چیز نہیں ہے۔ واہ واہ اور ویری نائس کے آوازے کچھ چیز نہیں ہیں۔ ہم کو وہ راستہ اور وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جس سے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہو۔ مسیح موعودؑ کا مقصد بر آئے۔ اور احمدیت کا بول بالا تمام جہان میں ہو جائے۔

میرے پیارے بھائیو! جہاں اور جس جگہ احمدیت اور اسلام کی ترقی رک گئی ہو جہاں ہمارے نبی کا چرچا نہ ہوتا ہو۔ اور لوگوں کے دل دین کی طرف سے سرد ہو گئے ہوں۔ وہاں ایک آگ لگا دینی چاہیئے لوگ خود بخود آگ کو دیکھنے اور بجھانے کے لیئے دوڑینگے۔ مگر یہ سچائی اور راستی کی آگ ہے۔ اسکو نہ کوئی فرو کر سکے گا۔ نہ اسکو وہاں سے ہٹا سکے گا۔ آخر ایکدن دیکھ لینا میدان صاف ہوگا نہ کوئی کانٹا نہ کوئی خار ہوگا۔ ناپاکی اور پلیدگی کو یہ آگ دور کر دے گی یہ آگ کیا ہو۔ خدائی آگ ہو۔ ہمارے رسول اکرمؐ کے نام کی آگ ہو۔ احمد مرسل کے دعوے نبوت اور رسالت کی آگ ہو۔ جہاں کہیں بھی یہ آگ ہوگی ضرور ہے شیطانی وساوس اور شیطانی خیالات کو یکدم جلا دے گندگیوں اور آلائشوں کو دور کر دے۔ انسانی وحشت کے خاردار پودوں اور جنگلوں کو جلا کر نہایت سرسبز جگہ میں تبدیلی کر دے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ کسی جنگل میں زور شور کی آگ لگی ہو۔ اور پھر قدرت نے بھی ہوا کے تیز تیز جھونکوں سے اسکی مدد نہ کی ہو۔

انشاءاللہ تعالیٰ یہ ہوگا اور ضرور ہوگا کہ ہمارا اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آئے۔ یہ ہوگا اور ضرور ہوگا کہ ہر چہار اطراف میں احمدیت کا جھنڈا لہرائے۔ یہ ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ کہ حق کو فتح ہو اور شیطان کو ایک آخری اور زبردست شکست ہو۔ جب یہ باتیں ہو کر رہیں گی۔ پھر کیوں ہم اس ثواب سے حصہ لیں۔ اور کیوں ہم ہی کوشش نہ کریں۔ خدا تعالےٰ کے کام رُکے نہیں رہیں گے۔ اگر ہم اُسکے کاموں کو سر انجام دینے کی سعی نہ کرینگے تو کوئی اور قوم پیدا ہو جائے گی اور ہماری ہستی کا

# دعوت الی الخیر

## جزائر میں تبلیغ

چوہدری فتح محمد صاحب کا تازہ ولایتی ڈاک میں یہ خط موصول ہوا ہے۔

ایک یہودی نوجوان جس کے متعلق میں پہلے بھی کئی بار حضور کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں تین دن ہوئے اسکی طرف سے ایک مفصل خط ملا۔ لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہو تا ہوں بشرطیکہ اسلام وہی چیز ہو جو تم وعظ کرتے ہو اسکے جواب میں میں نے یہ لکھ دیا کہ یہ اسلام وہی ہے جو میں وعظ کرتا ہوں۔

ان لوگوں کو ایسے مشکلات اسلام کے متعلق جو غلط خبریں یورپ میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان سے پڑتے ہیں اسلئے اعلان کرنے سے پہلے ان کے دل میں ایسے خطرات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اس سے پہلے اسلام کا تصور ان کے دل میں نہایت برا ہوتا ہے۔ شروع سے ہی میں اس نوجوان کو مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تحریرات پڑھنے کیلئے دیتا رہا ہوں اور زبانی بھی کئی دفعہ گفتگو ہوئی۔ جنگ یورپ اور اٹلی کے زلزلوں سے اسپر بہت اثر ہوا اسلئے جب یہ نوجوان اپنے اسلام کا اعلان کریگا تو احمدی ہی ہوگا۔ حضور دوست یہودی کے لئے بھی دعا فرماویں کل ساؤتھ سی جا رہا ہوں۔ اسجگہ تین لیکچر ہیں۔ (۱) **حضرت محمد صلعم**

**(۲) الہام**

**(۳) سلسلہ احمدیہ**

حضور دعا فرماویں اللہ تعالے ایسے لیکچر میں کامیابی بخشے۔

## ہندوستان میں تبلیغ اسلام

حکیم خلیل احمد صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت اقدس کا خادم۔ چٹاکانگ۔ برہمن بڑیہ اور کٹک وغیرہ سے ہوتا ہوا آج اخویم مولوی مبارک علی کیساتھ ۲۰ مئی کو بریسال پہنچا مولوی عبد الواحد صاحب کے اصرار پر برہمن بڑیہ میں تین روز تک عاجز نے تقریر کی پہلے روز کی تقریر میں ایک شخص بیتاب ہوکر روتا ہوا میرے قریب آیا کہ مجھکو اسیوقت سلسلہ احمدیہ میں داخل کریں اور میری بیعت لیں مجھکو بیعت لینے کا حق نہیں تھا اسلئے میں نے مولوی عبد الواحد صاحب کو کہا انہوں نے اسکی بیعت لی۔ اسکا اور ایک اور شخص کا نام مولوی عبد الواحد عنقریب حضور اقدس کی خدمت میں ارسال کریں گے۔

عاجز کو افسوس ہوا کہ اتنی بڑی جماعت میں چندہ وغیرہ کا باضابطہ انتظام نہیں ہے عاجز نے مولنا عبد الواحد صاحب سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابھی تک اسکی طرف چنداں خیال نہیں کیا ہے اسلئے کہ مخالفین کہینگے کہ چندہ وصول کرتے ہیں۔ وغیرہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ مخالفین کا خیال نہ کریں چندہ تو آنحضرت صلعم نے بھی لیا ہے[1] مخالفین کو چونکہ امام نصیب نہیں ہے اسلئے انکو دین کے نام سے چندہ وصول کرنیکا حق نہیں ہے لیکن اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے مجھکو امام اور خلیفہ عنایت فرمایا ہے اسلئے دینی کاموں میں چندہ وصول کرنیکا جائز حق حاصل ہے برہمن بڑیہ کی جماعت کو دیکھکر عاجز کو یہ خیال ہوا کہ اگر اس جماعت کو جس کے افراد پانچسو سے بھی زائد ہیں دینی ضروریات کا حس دلایا جائے اور تائید الہی بھی شامل حال ہو تو یہ جماعت سارے بنگال کی تبلیغی ضروریات کو پوری کر سکتی ہے پھر برہمن بڑیہ میں درس قرآن جاری کرنیکی ضرورت ہے انہی میں سے بنگلہ جاننے والے اتنے آدمی طیار ہو سکتے ہیں جو کہ سلسلہ تبلیغ میں مولوی صاحب ممدوح کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔

برہمن بڑیہ سے مقام کرواییں اخویم مولوی مبارک علی کے ساتھ آیا۔ ایک روز ٹھہرا یہاں دس پندرہ آدمی احمدی ہیں سلسلہ کی ضروریات کے متعلق سمجھایا گیا ان لوگوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم لوگ باضابطہ انجمن قائم کریں گے

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ مولوی مبارک علی صاحب بنگلہ زبان میں اچھی تقریر کرتے ہیں اور کافی تقریر کرتے ہیں۔

آج ۲۰ مئی کو عاجز اور مولوی مبارک علی صاحب کا ارادہ ہے کہ یہاں سے پھر دورہ پر روانہ ہو جائیں۔

حضور کا ادنی غلام خلیل احمد

از بریسال ۲۰ مئی ۱۵ء

[1] حضرت ابوبکر رض نے زکوۃ کے لئے کلمہ گو مسلمانوں سے قتال جائز سمجھا پس ہر ایک جو احمدی ہوتا ہے اس پر چندہ دینا فرض ہے اور بغیر عذر قوی کے جو چندہ نہ دے وہ حسب فتوی حضرت اقدس احمدی نہیں (ایڈیٹر)

# نامۂ حیدرآباد نمبر ۳

(نوشتہ مفتی محمد صادق)

حیدرآباد جس کام کے واسطے ہم بھیجے گئے تھے وہ اللہ تعالے کے فضل وکرم سے بہت کچھ پورا ہو گیا ہے اور اب ہم اضلاع ریاست میں دورہ کرکے کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں آج جبکہ میں یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں ہم شہر گلبرگہ میں ہیں جو ریاست کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہے۔ یہاں کے اعلی افسر صوبہ دار (گورنر) ہیں۔ جن کے مکان پر جاکر کتاب پہنچائی گئی اور یہاں کے صاحب ڈپٹی کمشنر اور ڈویژنل جج اور لفٹنٹ افواج و دیگر عہدہ داران سے ملاقات کی گئی اور کتابیں دیگئیں۔ اور انگریزی ترجمہ قرآن شریف کے واسطے خریدار بنائے گئے۔

حیدرآباد کے تھیاسوفیکل ہال میں وہاں کے ممبروں کی درخواست پر میرے اور حافظ صاحب کے لیکچر ہوئے۔ حافظ صاحب نے سورہ النجم اور الشمس نہایت خوش الحانی سے پڑھکر ترجمہ اور تفسیر کی سامعین پر بہت نیک اثر ہوا۔ عاجز نے انگریزی میں تقریر کی مضمون اسلام میں صوفیا پر تھا اثنائے تقریر میں حضرت نبی وقت مسیح موعود کا ذکر کیا گیا۔ جس سے سامعین بہت خوش ہوئے اور سکرٹری صاحب نے خواہش کی کہ یہ لیکچر تحریر کرکے میں انکو دیدوں نیز چند اور لیکچر دوں چونکہ دورہ پر جانا ضروری تھا اسواسطے اور لیکچر نہ ہو سکے۔

اس ریاست میں مہدوی لوگوں کی بھی ایک خاصی جماعت ہے انکا عقیدہ ہے کہ حضرت سید محمد صاحب مہدی موعود تھے جو انکو نہ مانے وہ کافر ہے مگر مسیح موعود کا ہنوز انتظار ہے۔ ان کی جماعت میں مہدی صاحب کے بعد سب سے زیادہ بزرگ ان کے صاحبزادہ سید محمود نام تھے۔ سید محمود کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے مجدد اور مہدی تھے[1] اللہ تعالے انکی جماعت کو ہدایت دے کہ وہ اب مسیح موعود کو قبول کریں۔ فقط

[1] یہ مفتی صاحب کا ذاتی خیال ہے چونکہ ہم ان کے حالات اور معتقدات سے آگاہ نہیں اسلئے رائے محفوظ ہے (ایڈیٹر)

غبار ہوا کے ایک جھونکے سے اڑ جائے گا۔ دیکھو ہم آخرین منھم کا وعدہ پورا کرنے کے لئے صحابہ کے رنگ پر دنیا میں پیدا کئے گئے ہیں۔ جو کام انھوں نے کئے اس سے زیادہ کام ہم نے کرنا ہے کیونکہ دجالی فتنہ کا زمانہ ہے اور شیطان اپنی کثیر التعداد افواج کو لیکر اپنے آخری حملہ کے لئے اٹھا ہے۔ اٹھو اور کمر ہمت باندھ کر اٹھو یقین رکھو کہ اس دفعہ کا شیطان مرا ہوا پھر قیامت تک سر نہیں اٹھائے گا۔

اٹھو کہ ہم نے روحانی رنگ میں دنیا کو فتح کرنا ہے تا آیندہ نسلوں کے لیے ایک نمونہ قایم ہو جائے۔ اور لوگ ہماری تقلید کو اپنی بھلائی اور بہتری خیال کریں۔

پھر آخر میں کہتا ہوں۔ نیک نمونہ۔ پاک خصلت۔ اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں دین الٰہی کے پھیلانے میں بہت بڑی مددگار ہیں۔ ہمیشہ خدا مد نظر ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم پر پورا پورا چلکر محمد صلعم کی تعلیم پر پورا پورا کاربند ہو کر۔ اور مسیح موعود کی تمام پاک نصیحتوں پر پورا پورا قدمزن ہو کر اس عظیم الشان کام کے بیڑے کو اٹھانا چاہیئے تا نیک روحیں ہمارے نمونہ ہی کو دیکھ کر اسلام پر فدا ہو جائیں۔ احمدیت کی جیتی جاگتی تصویر ہی کو دیکھ۔ سو جان سے خدا کے نیک بندے عاشق ہو جائیں۔

ہماری ہر بات خدا کے لیئے ہو اور صرف خدا کے لیئے ہو۔ ہمارا جینا خدا کے لیئے ہو۔ ہمارا مرنا خدا کے لیئے ہو۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا خدا کے لیئے ہو۔ ہمارا کھانا پینا خدا کے لیئے ہو۔ ہمارا بولنا خدا کے لیئے ہو۔ ہمارا خاموش رہنا خدا کے لیئے ہو۔ اگر ایسا ہو گا تو اسے قوم سُن رکھ۔ تو خدا کی ہو گی۔ اور خدا تیرا ہو گا۔

# کنواں پارٹی۔ تعلق قلبی اور خواجہ حسن نظامی

خواجہ حسن نظامی صاحب نے ۱۴ مئی کے خطیب میں بعنوان "الفضل کی فضیلت" پھر کچھ ہمارے سلسلہ پر طعنہ زنی کی ہے۔ اسواسطہ بچند وجوہ وجیہہ میں اپنا حق سمجھتا ہوں کہ ان کی تحریرات متعلقہ پر قلم اٹھاؤں۔

میں خواجہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو تو بڑے وسیع القلب روشن خیال۔ حق پسند و صاف گو ہونے کا دعوےٰ ہے۔ پھر یہ کیا وجہ کہ آپ کی پہلی تحریر پر جو مختصر اور بفضلہ تعالیٰ بالکل متین و مدلل جواب خاکسار نے لکھا تھا جسے خطیب کے پروپرائٹر و چیف ایڈیٹر صاحب نے بھی ہر طرح درست و قابل اشاعت بتلایا۔ آپ نے اسے نہ چھپنے دیا؟ باین مذر لنگ کے اسیطرح ہر فریق نکتہ چینی کرے گا تو میں کس کس کو جواب دوں گا۔ حالانکہ اسکا شائع ہونے دینا آپ کا اخلاقی فرض تھا کیونکہ خود آپ ایک سے زیادہ دفعہ اسکا ادعا کر چکے ہیں کہ میرے جائز نکتہ چینی حق پسندی و صاف گوئی کا دروازہ کھولنے کے لیئے یہ سلسلہ چھیڑا ہے اچھا اگر آپ اپنے لیئے اسی مشغلہ کو پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو اسپر نکتہ چینی کا حق نہیں تو اس مشغلہ میں صوفی صافی کہلا کر ایک ایسے سلسلہ پر جو نیں کرنے کا آپ کو کیا حق ہے جس کا بانی (علیہ السلام) لاکھوں کا واجب الاحترام امام ہے اور ایسی پوزیشن کا مدعی جسے ملحوظ رکھکر کوئی سمجھدار مخالف اسکو اپنی معیاروں سے پرکھنے کا حق رکھ سکتا ہے جو اسکے مناسب حال ہوں۔ یعنی علیٰ منہاج النبوت نہ یہ کہ اسے خانہ ساز لیڈروں اور عام مشاہیر قوم کے ساتھ ملا کر اناپ شناپ جو جی میں آئے کہہ ڈالنا۔

خواجہ صاحب آپکو میرے بعض الفاظ ناگوار ضرور لگیں گے۔ مگر چونکہ آپ ہی نے یہ باب نکتہ چینی وا کیا ہے۔ اور پہلے آپ ہی باوجود ادعائے تعلق قلبی کے کنواں پارٹی کی کم مائگی پر طعنہ زن ہوئے ہیں۔ اسواسطے مجھے امید ہے کہ مراسم دیرینہ کو ملحوظ رکھکر یا بوجہ میری کم مائگی و تنگ ظرفی کے کم از کم خاکسار راقم کو ضرور اس تحریر میں معذور سمجھیں گے۔ کیونکہ کنواں پارٹی کے ان "اکثر" افراد میں جن سے آپکو تعلق قلبی ہے۔ یہ خاکسار بھی ایک پرانا ملنے والا ہے۔ مجھے نہیں معلوم اور کتنے ہیں۔ اگرچہ اب لہریں لینے والی سمندر پارٹی میں غوطے کھانے کے بھی کئی اسباب پیدا ہو گئے ہوں۔ یا نسبت خواجگی کے سبب احمدیت کو بدنام کرنے والی کسی موٹی تازی شخصیت کے آگے گمنام و عزلت پسند احباب قدیم بالکل حقیر نظر آتے ہوں۔ اور بات بھی واجبی ہے کہ جب بحر ذخار کے نہنگ ہیبت سے تعلق مساوات ہو تو کنوئیں کے بے آزار ننھے ننھے مینڈک کیا نظروں میں جچیں گے۔

خواجہ صاحب اسمیں اس طعن کا تو چنداں افسوس نہیں کیونکہ رسول عربی (فداہ روحی) کے جان نثاروں کو تو علوی ترپیکے مدعی اراذل کہا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں مینڈک کہدیا تو کونسی بڑی بات ہے ہاں مگر اسکا افسوس ہے کہ آپنے اپنے نوٹ میں سلے و ... کے ایک ہی تو علمی گرفت کی تھی۔ اور اسمیں بھی سخت ٹھوکر کھائی۔ اسمیں شک نہیں کہ قرآن شریف میں رسول مقبول کو سراج کہا گیا ہے مگر اسکے معنے چراغ یعنی وہ "دو کوڑی کا لال" نہیں جو آپکے اور سب کے رین بسیرے میں بوقت شب جلا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے مراد صراحۃً سورج ہے جو تمام جہان کو روشنی دیتا ہے۔ اسی لیے اسے سراج وہاج سراج منیر بھی کہا گیا ہے۔ اور ایک جگہ تو صاف صاف ہی فرمایا ہے وجعل الشمس سراجا۔ اور اگر سراج کو معنی چراغ ہی لیں تو بھی آپکو معلوم ہو گا کہ اس سے دوسرا چراغ جل جاتا ہے۔ قمر سے دوسرا قمر روشن نہیں ہوتا بلکہ وہ خود شمس سے اقتباس انوار کرتا ہے۔ اور کئی اقمار و اجرام فلکی اس اکیلے جرم سے روشنی پاتے ہیں۔ اسی لیئے مسیح موعود کو قمر الانبیاء بھی کہا گیا ہے۔ جیسے روحانی سراج منیر (حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے اسی طرح نور حاصل کیا۔ جیسے جسمانی شمس سے جسمانی قمر حاصل کرتا ہے اب فرمائیے کہ آنحضرت کے غلام کو چودھویں رات کا چاند کہنا الفضل کی غلطی ہے یا علمی و مذہبی علمی و قرآنی بالغ نظری۔ باقی بشرط ضرورت انشاءاللہ آئندہ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ (راقم خاکسار محمد حسین احمدی فرید آباد دکانی دہلی)

# فہرست نومبایعین

## تعداد ۲۴ مورخہ ۲۱ ـ مئی تا ۲۸ ـ مئی ۱۹۱۵ء

والدہ صاحبہ منشی علی بخش صاحب منٹگمری
حکیم کرم بخش صاحب پٹیالہ
رحمت علی صاحب سیالکوٹ
بیگم بی بی صاحبہ ״
حسین بی بی صاحبہ ״
رمضان صاحب ״
کرم بی بی صاحبہ ״
پیر محمد صاحب ״
کرم بی بی صاحبہ ״
کرم دین صاحب پٹھان کوٹ
مہر باز خان صاحب راولپنڈی
بابو الہ داد خان صاحب پشاور
مسماۃ فاطمہ صاحبہ پشاور
حافظ محمد عبداللہ صاحب جموں
محمد عبداللہ صاحب خیاط گوجرانوالہ
فضل عالم صاحب گجرات
محمد الدین صاحب سیالکوٹ
مسماۃ حیات بی بی صاحبہ ״
مسماۃ فتح بی بی صاحبہ ״
چوہدری غلام نبی صاحب ہوشیارپور
علی محمد صاحب ״
اہلیہ عبدالکریم صاحب ״
دختر عبدالکریم صاحب ״
شاہ محمد صاحب نو مسلم گوجرانوالہ